دینِ اسلام کے نمایاں اصول

آخر کار دنیا کے تیرہ و تاریک افق پر آفتابِ اسلام توحیدِ ربانی کا ایک ہمہ گیر نظریہ لے کر ابھرا اور اس آفتاب و ماہتاب کی روشنی میں سب جھوٹے خدا ملیامیٹ ہو گئے۔ ایک خالقِ حقیقی اور ایک مالکِ حقیقی انسانیت کے آسمان پر بہ جلال و جلال نمودار ہوا اور ایک ہی خالقِ لاشریک، مالکِ کل اور قادرِ مطلق کے زیرِ سایہ ساری خدائی رعیت قرار پائی ــــ انسان انسان کے برابر ہو گیا، رنگ و نسل، حسب و نسب کی تمیز مٹ گئی، انسانی برتری کا سبب تقویٰ قرار پایا اور ذاتیں، فرقہ بندیاں حرفِ غلط کی طرح محو کر دی گئیں ــــ ایک اللہ، ایک رسولؐ، ایک ذہن، ایک شریعت اور ایک قانون ماننے کے سبب اس دنیا میں انسانی حقوق، انسانی مساوات، عالمگیر اخوت، سماجی و معاشرتی و اقتصادی انصاف کی ضمانت ملی ــــ مخلوق پر ستم ڈھانے والے بالادست، خدائی کا دعویٰ کرنے والے نحوست پرست، کمزوروں کا حق غصب کرنے والے بدمست اور معبودِ حقیقی کی عبادت میں رخنہ ڈالنے والے خود پرست اسلام کے خورشیدِ جہاں تاب کی تمازت میں پگھل کر ناپید ہو گئے ــــ بتوں پر قیامت ٹوٹ پڑی، تیرگی کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت ایک ہمہ گیر برادری میں مربوط اور دل پذیر اخوت، و محبتِ ابدی کے رشتوں میں منسلک ہو کر رحمتِ ربی کے سائے میں فرحاں و شاداں اپنی منزلِ مقصود کی جانب امن و سلامتی کی شاہراہِ اعظم پر جادہ پیما ہو گئی ــــ غاصب پادریوں، سرکش سرغنوں، اور مکر و فریب کا لبادہ اوڑھ کر رب کی مخلوق کو دھوکہ دینے والوں پر اللہ کی زمین تنگ ہو گئی۔

دنیائے ناپائیدار کے اس گلشنِ جانفزا میں نسیمِ بہار پیغامِ رحمت لے کر اس طرح سے اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلی کہ انسانیت کے دل کی کلیاں کھل گئیں ــــ جھوٹے

خداؤں سے چھٹکارا پانے پر ان کے دل میں شرافت و اولوالعزمی کے جذبات پیدا ہو گئے اور عالی ہمتی اور عالی نژادی کے جذبۂ سرور انگیز کی شعاؤں میں دوں ہمتی اور دوں نہادی کے خیال کہر کی طرح معدوم ہو گئے —— ربِّ ذوالجلال سے رشتۂ بندگی استوار ہوا تو فرط وانبساط سے دل و دماغ کی وسعتوں میں ساری کائنات جلوہ گر ہو گئی —— الوہیت اور بندگی کے رموز، زمین و آسمان کے حقائق، مبداء و معاد کی وسعتیں اور حسنِ تخلیق کے انوار جلوۂ جمال آفرین بن کے سامنے آ گئے —— یہ جہان انسانی ضمیر کے آئینے میں منعکس ہو گیا اور شہرۂ علم کے دروازے، جو انسانیت نے صدیوں سے اپنے اوپر بند کر رکھے تھے، دفعتہً کھل گئے تو حدِ نگاہ تک سینکڑوں نئے افق عالم انسانی میں ابھر آئے اور لوگ توحیدِ ربانی کی عطا کردہ حرارتِ ایمانی کے سبب بے دریغ دنیائے علم میں داخل ہو گئے —— وہ رازِ سربستہ، جو صدیوں سینۂ کائنات میں سربستہ رہے، ایک ایک کر کے کھلتے گئے اور وہ موتی جو ہزارہا سال سے ذہنِ انسانی کے بحرِ عمیق میں پوشیدہ تھے، انسانیت کے گلے کا ہار بن گئے۔

اہلِ مغرب دنیائے اسلام کی مثال سے متاثر ہو کر اور اسلام کے وجود میں آنے کے ایک ہزار سال بعد شہرۂ علم میں داخل ہوئے تو مادی دنیا کے اسرار و رموز حاصل کر کے کائنات کو مسخر کرتے گئے اور آمد و رفت کی سہولتوں کے پیشِ نظر کرۂ ارض کی انسانی مخلوق کو قریب تر لے آئے —— دنیا کی طنابیں کھنچ گئیں، بنی نوع انسان گویا ایک شہر کی آبادی بن گئے اور دنیا توحید و اسلام کے مقصودِ آخریں، یعنی جملہ انسانیت کے ایک ہی مرکز پر جمع ہونے کی منزل پر پہنچ گئی —— اہلِ مغرب نے جو کام کرنا تھا وہ کر دکھایا، اب ایک بار پھر مسلمانوں کا فرضِ منصبی شروع ہوتا ہے —— عیسائیت یا دوسرے مذاہب کی محدود الوہیت داستانِ ماضی اور قصۂ پارینہ ہو چکی ہے اور آفتابِ توحید یکبارگی کائنات کی وسعتوں میں چمکنے والا ہے —— توحید اس کائنات کی تخلیق کے مقصودِ حقیقی کی آخری اور مکمل تصویر ہے، جہاں ساری انسانیت انصاف کی راہ پر خرم و خورسند اور امن و سلامتی سے ہمکنار اپنی منزل کی طرف گامزن ہو اور بنی نوع انسان کے لیے ایک اللہ، ایک رسولؐ، ایک دین اور ایک منزل ہو —— اللہ بادشاہ ہو، پیغمبر وزیر اور ساری انسانیت رعیت ہو! مساوی حقوق ہوں، باہمی انصاف پر مبنی معاشرہ ہو، جذبۂ محبت سے سرشار انسانیت ہو اور

معتدل اور متوازن زندگی ہو! ــــ ضروریاتِ زندگی ارزاں ہوں، غیر معتدل تفریق ناپید ہو، دل جلوۂ عرفان سے منور ہو، آنکھیں اشکِ مسرت سے لبریز ہوں، ضمیر مطمئن ہو، رُوح پُرسکون ہو، مذہبی آزادی برقرار رہے اور باہمی رواداری موجود ہو ــــ یوں انسانیت کا قافلہ، قافلہ سالارِ انسانیت جناب محمد مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ، سرورِ انبیاءؑ، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، شافعِ روزِ محشر، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قرآنی مشعلیں تھامے، اسلام کا جھنڈا لیے، تحلیل و تکبیر میں مشغول، صراطِ مستقیم پر اپنی منزلِ عقبیٰ کی جانب جادہ پیما ہو ع

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

اسلام ایک صحیح العقیدہ، مصدّق، متوازن اور دانشمندانہ دین ہے، جو شروع سے لے کر آخر تک انسانیت کے لیے رحمت ہے ــــ اس دین نے انسان کی مشکلات کو سمجھا، اس کی بیچارگیوں، مجبوریوں کو جانا اور اسے ازراہِ ہمدردی دیکھا ــــ اس نے کائنات و آدم کی تخلیق، خالق و مخلوق کے تعلقات، مذہب کی حقیقت، انسانی مراتب، اسلام کی ابدیت، اللہ تعالیٰ خالقِ کل کی بلاشرکتِ غیرے الوہیت، زندگی کی ابتداء اور اس کی انتہاء و انجام، حقوق اللہ اور حقوق العباد، غرض ایک ایک چیز بالوضاحت انسان کو بتلا دی ــــ دنیا کے تمام ادیان میں سے جس قدر کامل و اکمل اور جتنا سادہ و واضح دین اسلام ہے، اتنا کوئی بھی نہیں ــــ کوئی بات اس میں ایسی نہیں جو ایک اوسط درجہ کی عقل رکھنے والے انسان کی عقل سے بالاتر ہو اور اس کی ہر بات عقل کی کسوٹی پر تُل سکتی ہے ــــ جتنا خلوص، اور ہمدردی اسلام میں ہے، کسی دوسرے دین میں نہیں ــــ اسلام نے حصولِ علم و فضل کو شجرۂ ممنوعہ قرار نہیں دیا، بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی ہے اور بایں ہمہ کبھی بھی مابعد الطبیعاتی الجھنوں میں پڑنے کی سعی نہیں کی ــــ اس نے جزا و سزا کی بنیاد حسب و نسب اور ذاتوں پر نہیں رکھی، بلکہ انسانی اعمال پر رکھی ہے ــــ اسلام کے مطابق کوئی بھی انسان پیدائشی طور پر گناہگار نہیں، بلکہ اس کے برعکس انسان کو صالح فطرت اور اچھی سرشت پر پیدا ہونے کی اطلاع دی، تاہم یہ بھی بتلایا کہ شیطان کی پیروی انسان کو گناہ کے غار میں دھکیل کر اسے "اسفل السافلین" کے زمرے میں داخل کر سکتی ہے ــــ کوئی بھی انسان کسی دوسرے انسان کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، ہر شخص کے ساتھ

جزا و سزا کے معاملے میں انصاف کیا جائے گا اور کسی پر ذرّہ بھر بھی زیادتی نہیں کی جائے گی ـــــ اللہ تعالیٰ البتہ اپنے فضل کے لیے خود مختار، تاہم سزا کی صورت میں راہِ انصاف کو ترک نہیں فرمائے گا ـــــ اسلام نے الوہیت کے تمام حقوق کو صرف ایک ذات اللہ ربّ العزّت کے لیے مخصوص کر کے کسی بھی دوسرے کی عبادت کے جواز کی تمام راہوں کو مسدود کر دیا ـــــ اسلام نے آزادی، مساوات اور اخوت کو فروغ دیا، ہر انسان کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا اور اسے امن و سلامتی کی راہ دکھائی ـــــ اسلام درحقیقت دکھی انسانیت کے دل کی پکار کا جواب ہے اور انسان کے ہر مرض کا شافی و کافی علاج ہے!

ـــــ اسلام میں الٰہ صرف اللہ ہے، یہ نام صرف ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کسی دوسرے کے لیے اس کے استعمال کا تصور بھی محال ہے ـــــ اللہ کسی خاص فرقے یا صرف مسلمانوں ہی کا رب نہیں، بلکہ وہ ساری کائنات اور ''عالمین'' کا رب ہے ـــــ وہ یکتا ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ باپ! وہ لاشریک ہے، کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ـــــ وہ قادرِ مطلق ہے، ''علیٰ کلِّ شیٔ قدیر'' ہے، ''سمیع و بصیر'' ہے، دعاؤں کو سنتا اور پکار کا جواب دیتا ہے، شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ـــــ نگاہیں اس کو پا نہیں سکتیں، لیکن وہ نگاہوں کو دیکھتا ہے، دلوں کے مخفی اسرار تک سے واقف ہے ـــــ غفّار ہے، قہّار ہے، جبّار ہے ـــــ کوئی انسانی ذہن اس کی حقیقت کو پا نہیں سکتا، اس کی حکومت میں دخل نہیں دے سکتا ـــــ وہ رزاق ہے، علیم ہے، حلیم ہے، ہمہ دان ہے، عالم الغیب ہے، حاضر و موجود و لازوال ہے، غیر فانی ہے ـــــ ماضی، حال اور مستقبل کا جاننے والا ہے، ظاہر و باطن کو پہچاننے والا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ و مخفی نہیں ـــــ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی ہستی پر دلالت کرتا ہے اور اس کی حکمتِ کاملہ کا مظہر ہے ـــــ نہ اسے اونگھ آتی ہے، نہ نیند! جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے ـــــ ''کن'' کہتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے ـــــ اس کی کرسی نے سارے جہان کو گھیر رکھا ہے اور جہان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ـــــ وہ بخششوں والا پروردگار ہے، معاف کرنے والا رب ہے، عادل ہے اور عدل کو پسند فرماتا ہے ـــــ اس کی رحمت بے کراں ہے، اس کا فضل بے پایاں ہے، سزا و جزا کا دینے والا ہے، مالکِ یوم الدّین ہے۔

سادگی، خلوص اور ہوش کے ساتھ جوشِ عمل اسلام کے امتیازی نشان ہیں، اور یہ دین رسوماتی باریک بینیوں، مابعد الطبیعاتی الجھنوں، فلسفیانہ موشگافیوں سے کلیتہً پاک ہے —— جب مسلمان نے "لا الٰہ" کہا تو اس نے ساری طاغوتی طاقتوں کا جہان مسمار کر دیا، جب "الا اللہ" کہا تو آسمانی حکومت دنیا پر ابھر آئی، اور جب "محمد رسول اللہ" کہا تو دو جہانوں کی حکمتیں اس کی اپنی ہوگئیں —— اسی لیے مومن کی فراست کو سراہا گیا ہے اور اسی لیئے مومن راست بین اور بہت دُور اندیش ہوتا ہے —— مومن جب کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے بعد جتنے علوم و فنون وہ حاصل کرتا ہے، ان سب کا تجزیہ اسی کلمہ کی روشنی میں کرتا ہے، چنانچہ دنیا کا کوئی علم اسے گمراہ نہیں کر سکتا اور وہ کسی بھی علم کا غلط استعمال نہیں کرتا —— کیوں کہ وہ علم کا مالک ہوتا ہے، علم اس کا مالک نہیں ہوتا!

دوسرے ادیان و مذاہب میں یہ بات کہاں؟ ان میں سادگی، خلوص اور جوشِ عمل مفقود ہو چکا ہے، گمراہ کن علوم نے ان کے پیروکاروں کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے!

واللہ الھادی والیہ المرجع والمآب!

(بقیہ صفحہ ۵۰)

کو کتاب و سُنت کی طرف دعوت دیتے تھے۔ یہی کچھ آج اہلِ حدیث کر رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگ اس ترقی یافتہ دور میں بھی تحقیق کیے بغیر اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ حالاں کہ ہر آدمی اپنے دنیاوی معاملہ میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور نفع و نقصان کو دیکھ کر قدم اُٹھاتا ہے کیوں کہ اسے دنیاوی فائدہ یا نقصان کا پُورا پورا خیال ہوتا ہے لیکن افسوس کہ جس سے اُخروی زندگی (قبر، پچاس ہزار سالہ قیامت کا دن، جنت و دوزخ) کا تعلق ہے اس دین کو بغیر تحقیق کیے (جیسا کہ کسی مولوی یا پیر وغیرہ نے کہہ دیا) اپنائے ہوئے ہے اور آخرت کی تباہی کا قطعاً خیال نہیں۔

ہم دعوت دیتے ہیں کہ آیئے اور قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ سے مسلکِ اہلِ حدیث کو پرکھ لیجیے تاکہ حقیقت خود بخود واضح ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ ہمیں تحقیق کرنے اور حقیقت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!